نمازِ تہجد نوافل تہجد ادا کرنا چاہتا ہے اور وتر ادا کر چکا ہے۔ اب نفل کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی؟

تشویش؛

۱۔ رات کی آخری نماز وتر ہے اور وتر کے بعد کوئی نماز نہیں۔

۲۔ جن راتوں میں امام الانبیاء نے نماز تراویح صحابہ کرام کو پڑھائیں کیا ان راتوں میں حضور اکرم ﷺ نے تہجد ادا کی یا نہیں؟

۳۔ کیا نماز تہجد اور نمازِ تراویح ایک ہے یا دونوں مختلف؟

(السائل؛ حافظ عبدالمجید شاکر (صابر میڈیکل سٹور) کہروڑ پکا ضلع ملتان)

الجواب بعون الوھاب ومنہ صدق والصواب: واضح ہو کہ اس صورت میں اختلاف ہے۔ حضرت عثمان بن عفان، حضرت سعدؓ بن مالک، حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عروہؓ۔ اور ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ عمل تو یہ ہے کہ عشاء کے بعد پڑھے گئے وتروں کو توڑ کر شفع بنایا جاتے اور پھر نمازِ تہجد کے بعد دوبارہ وتر پڑھے جائیں، مگر حضرت ابوبکرؓ، عمار بن یاسر، حضرت ابوہریرہؓ حضرت رافع بن خدیجؓ اور حضرت عائشہؓ عشاء کے ساتھ پڑھے گئے وتروں کو توڑے بغیر نماز تہجد پڑھنے کے قائل ہیں اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیثوں میں مروی ہے کہ آپ نے وتروں کے بعد نفل پڑھے ہیں۔

قالت عائشة كان صلى الله عليه وسلم ثلاث عشرة ركعة يصلى ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلى ركعتين وهو جالس۔

(صحیح مسلم باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ص۲۵۴ ج۱)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تیرہ رکعت تہجد پڑھتے، پہلے آٹھ نفل پڑھتے اور پھر وتر پڑھتے اور بعد ازاں بیٹھ کر دو نفل ادا کرتے۔

۲۔ عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلى بعد الوتر ركعتين۔ وقد روى نحو هذا عن ابي امامة وعائشة وغير واحد عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

(تحفة الاحوذی ص۳۴۵ ج۱ باب ما جاء لا وتران في ليلة)

حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو نفل پڑھتے تھے۔

(۳) عن قیس بن طلق بن علی عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن غریب ص۳۴۴ تحفۃ الاحوذی)

طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں وتر دو بار نہیں ہیں۔

امام عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

وھذا ھو المختار عندی ولم اجد حدیثا مرفوعا صحیحا یدل علی ثبوت نقض الوتر واللہ تعالیٰ اعلم۔ (تحفۃ الاحوذی ص۳۴۵ ج۱)

میرے نزدیک وتر توڑنے کے بارے میں مرفوع حدیث موجود نہیں۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر کی صحیح حدیث اجعلوا اخر صلوٰتکم باللیل وترا۔ (صحیح مسلم ص۲۵۷ ج۱)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر کو رات کی آخری نماز بناؤ، کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ مستحب تو یہی ہے کہ وتر رات کی آخری نماز ہونی چاہیے تاہم یہ حدیث وتروں کے بعد نفلوں کے جواز کی نفی نہیں کرتی۔ چنانچہ امام نووی حضرت عائشہ کی حدیث پر لکھتے ہیں:

والصواب ان ھاتین الرکعتین فعلھما صلی اللہ علیہ وسلم بعد الوتر جالسا لبیان جواز الصلاۃ بعد الوتر۔

(نووی ص۲۵۴ ج۱)

بہرحال وتر نفل توڑے بغیر تہجد کے نفل پڑھنے جائز ہیں، ہاں مواظبت جائز نہیں۔ وتر کو توڑنے والے پر بھی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ صحیح حدیث تو کجا کسی ضعیف حدیث میں بھی یہ نہیں آتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کے ساتھ ساتھ علیحدہ تہجد پڑھی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(بقیہ ص)

(بقیہ صہ سے آگے)

(۳) نمازِ تراویح، نماز تہجد، قیام اللیل، قیام شہر رمضان ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ جیسا کہ علامہ انور شاہ کاشمیری نے عرف الشذی میں اس کی وضاحت کی ہے۔ ملاحظہ ہو مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ للشیخ عبید اللہ مبارک پوری، باب قیام رمضان۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ محمد عبید اللہ عفیف ۲۳-۹-۱۹۷۹

ضروری اطلاع

● بہت سے احباب کی مدت خریداری اس شمارے کے بعد ختم ہو جائے گی۔ بطورِ اطلاع ان کے نام آنے والے پرچے پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے۔ اپنا پرچہ چیک کریں اور نوٹ فرمالیں کہ اس اطلاع کے بعد، پندرہ دن کے اندر اندر، آیندہ خریداری جاری رکھنے کی صورت میں سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں یا اگلے ماہ کا شمارہ) بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لیے تیار رہیں ——— اور اگر خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیں کہ وی پی پی روانہ نہ کیا جائے۔"

یاد رکھیے! وی۔پی۔پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

● بعض اوقات تازہ پرچہ محفوظ رکھنے کی خاطر وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے، اور وی پی پی وصول ہونے کے فوراً بعد تازہ پرچہ عام ڈاک سے روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسے کسی بددیانتی پر محمول نہ کیا جائے۔ والسلام!

(منیجر)